واعظ الجمعہ

عقلمندی کیا ہے؟

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عقلمندی کیا ہے؟

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عقل کا لُغوی واِصطلاحی معنی

برادرانِ اسلام! عقل کا لُغوی معنی فہم، اِدراک، فراست، دانائی، شُعور، زِیرَکی ہے[۱]، جبکہ اِصطلاح میں عقل سے مراد وہ قوّت ہے، جس کے ذریعے اِنسان بُرے بھلے کی تمیز، اور اشیاء کے حقائق کی معرفت حاصل کرتا ہے[۲]۔

عقل... ایک بے مثال نعمت ہے

عزیزانِ محترم! عقل اللہ ربّ العالمین کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک ایسی نعمت وجَوہر ہے، جو اِنسان کو صحیح اور غلط کی پہچان کراتی ہے، حق وباطل کے باہمی فرق سے آگاہ کرتی ہے، ہمیں دینی ودُنیوی نقصان سے محفوظ رکھتی ہے، مذموم باتوں اور

---

(۱) "فرہنگِ آصفیہ" عقل، ۳/ ۲۷۶۔

(۲) "التعریفات" العقل، صـ۱۵۲، مُلخَّصاً. "فرہنگِ آصفیہ" عقل، ۳/۲۷۶، مُلخصاً۔

اَفعالِ شنیعہ سے روکتی ہے، صراطِ مستقیم پر چلنے اور گمراہی سے بچنے میں ہماری مدد اور رہنمائی کرتی ہے، جبکہ دینِ اِسلام کا دامن تھام کر، قرآن وسُنّت پر چلنا، اور کفر وبدمذہبی سے بچنا، سب سے بڑی عقلمندی ہے!۔

عقلمندی کا معیار

حضراتِ گرامی قدر! عقلمندی کا معیار، حق بات کو پہچان کر اُسے اپنانا اور باطل سے بچنا ہے، اس معیار کو بیان کرتے ہوئے خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ﴿١٧﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾[1] "وہ جو بُتوں کی پوجا سے بچے اور اللہ کی طرف رُجوع لائے، انہی کے لیے خوشخبری ہے، تو خوشی سناؤ میرے اُن بندوں کو، جو کان لگا کر بات سنیں، پھر اس کے بہتر پر چلیں، یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی، اور یہ ہیں جو عقل والے ہیں!"۔

جانوروں سے بھی بدتر لوگ

عزیزانِ مَن! جن لوگوں نے اپنی عقل کا دُرست استعمال کیا، اور حق کو پہچان کر نورِ اِسلام سے اپنے سینوں کو روشن ومنوّر کیا، در حقیقت وہی لوگ عقل والے ہیں، اور کافر ومشرک جو نورِ ایمان سے محروم رہے، وہ بظاہر کتنے ہی عقلمند اور ذہین وفطین نظر آتے ہوں، دینِ اِسلام کی نظر میں اُن سے بڑا بے وقوف اور جاہل کوئی نہیں، اور وہ جانوروں سے بھی گئے گزرے اور بد تر لوگ ہیں، اِرشادِ باری تعالیٰ

---

(۱) پ۲۳، الزمر: ۱۷، ۱۸.

ہے: ﴿وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ﴾[1] "یقیناً ہم نے جہنّم کے لیے بہت جِن اور آدمی پیدا کیے، وہ (ایسا) دِل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں (یعنی حق سے دُوری اختیار کر کے آیاتِ الٰہیہ میں تدبُّر کرنے سے محروم ہوگئے)، اور وہ آنکھیں جن سے (راہِ حق وہدایت اور دلائلِ توحید) دیکھتے نہیں، اور وہ کان جن سے (وعظ ونصیحت غَور وتوجّہ سے) سنتے نہیں، وہ چَوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہی وغفلت میں پڑے ہوئے ہیں!"۔

کفّار ومُشرکین کی جہالت وبے وقوفی کا عالَم

حضراتِ ذی وقار! کُفّار ومشرکین کی جہالت وبے وقوفی کا یہ عالَم ہے، کہ حق کی واضح نشانیاں اور معجزات دیکھنے کے باوُجود، وہ اپنے باپ داداؤں کے مُشرکانہ طَور طریقوں اور برائیوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں، وعظ ونصیحت کو توجُّہ سے نہیں سنتے، اور دلائلِ توحید میں غَور وفکر کر کے حق بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں جانوروں سے تشبیہ دی، جو چرواہے کی آواز تو سنتے ہیں، لیکن اس کے معنی ومفہوم سے آگاہی نہیں رکھتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝۱۷۰ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

---

(۱) پ۹، الأعراف: ۱۷۹.

عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ﴾[1] "جب ان سے کہا جائے، کہ اللہ کے اُتارے (توحید وقرآن کے اَحکام) پر چلو، تو کہیں: "بلکہ ہم تو اس (طریقہ) پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا" کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں، نہ ہدایت؟! اور کافروں کی کہاوَت اُسی کی سی ہے جو پکارے ایسے کو، کہ خالی چیخ وپکار کے سوا کچھ نہ سُنے، بہرے گونگے اندھے، تو انہیں سمجھ نہیں!"۔

"یہی حال ان کُفّار کا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں، لیکن اس کے معنی دلنشین کر کے اِرشادِ فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے"[2]۔

عقلمندِانسان کی خوبیاں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! عقلمندِانسان متعدّد خوبیوں اور صفات کا حامل ہوتا ہے، لیکن ان میں سے دو۲ خوبیاں بڑی نمایاں حیثیت رکھتی ہیں:

(۱) وعظ ونصیحت کی بات سن کر اچھائی کو اپنانا، اور برائی کو ترک کرنا، عقلمند اِنسان کی ایک نہایت اَہم اور بڑی خوبی ہے، عقلمند لوگوں کی اس خوبی کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ﴾[3] "نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے!"۔

(۲) عقلمندِانسان کی دوسری اَہم خوبی خشیتِ الٰہی ہے، جو لوگ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے عذاب سے ڈرتے ہیں، اور ایمان کی دَولت سے مُشرَّف ہوتے ہیں، قرآنِ پاک

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۷۰، ۱۷۱.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۷۱، صـ۵۶۔

(۳) پ۳، البقرة: ۲٦۹.

میں انہیں عقلمندوں میں شمار کیا گیا ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا﴾[1] "تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو، وہ جو ایمان لائے ہو! یقیناً اللہ نے تمہارے لیے عزّت اُتاری ہے!"۔

عقلمندی کا تقاضا

حضراتِ ذی وقار! عقل ایک عظیم نعمت ہے، اللہ ربّ العزّت نے جنہیں اس نعمت سے نوازا، انہیں چاہیے کہ شکرِ نعمت کے طور پر اللہ ربّ العالمین کی ذات پر کامل ایمان رکھیں، تخلیقِ کائنات اور اس میں موجود اشیاء میں غَور وفکر کریں، فرائض وواجبات کی پابندی کو یقینی بنائیں، رکوع، سُجود اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کا اہتمام کریں، اور دن رات کی باہم تبدیلیوں میں، قادرِ مطلق کے وُجود پر دلالت کرتی نشانیوں کو تلاش کریں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۟ۙ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾[2] "یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش، اور رات اور دن کی باہم تبدیلیوں میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں، جو اللہ کی یاد کرتے ہیں، کھڑے اور بیٹھے اور کروَٹ پر لیٹے، اور آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غَور کرتے ہیں"۔

اسی طرح عقلمند اِنسان کو چاہیے کہ اللہ جَلَّ جَلالُہٗ سے ڈرے، فکرِ آخرت کو پیشِ نظر رکھے، اور دینی ودُنیوی اُمور میں تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرے، اِرشادِ باری

---

(۱) پ۲۸، الطلاق: ۱۰.

(۲) پ٤، آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱.

تعالیٰ ہے: ﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی٘ وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ﴾[1] "توشہ (سفر کا خرچ) ساتھ لو! اور سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے، اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو!"۔ یعنی عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرا جائے، جو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے[2]۔

عقل سے عاری لوگ

حضراتِ گرامی قدر! جو لوگ اپنی ضِد، ہَٹ دَھرمی، اَنا، غرور، تکبُّر اور جاہ وحشمت کے باعث، دَولتِ ایمان سے مالا مال نہیں، بلکہ کفر و شرک پر قائم ہیں، دنیا وآخرت میں اُن سے بڑا بے وقوف کوئی نہیں، بروزِ قیامت وہ حسرت، یاس اور نااُمیدی کی تصویر بنے، جہنّم کی آگ میں جلیں گے، اللہ تعالیٰ ایسوں کی غفلت اور انجام سے باخبر کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ﴾[3] "کہیں گے کہ اگر ہم (رسولوں کی ہدایت) سنتے یا سمجھتے، تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے!"۔

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کافر و مُشرک کو عقل نہیں دی گئی؛ کیونکہ اگر ان میں ذرا سی بھی عقل ہوتی، تو وہ اپنے ہی ہاتھوں سے تراشے ہوئے پتّھر کے بُت نہ پوجتے، لات، عُزّیٰ، مَنات، گوتم بدھ، گنیش، رام، وِشنو، کرِشنا وغیرہ کا نام دے کر، اُن کے سامنے سجدہ ریز نہ ہوتے، بلکہ دینِ اسلام کی دعوت کو قبول کرتے، اور نورِ

---

(١) پ٢، البقرة: ١٩٧.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢، البقرۃ، زیرِ آیت: ١٩٧، ص٦٧، مُلخصاً۔

(٣) پ٢٩، الملك: ١٠.

ایمان سے اپنے سینوں کو روشن ومنوّر کرتے!۔

دِل کے اندھے

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! جولوگ (کفّار ومشرکین) اللہ تعالیٰ کو ایک نہ مانیں، اس کی اِطاعت نہ کریں، اُن کے دل اندھے ہو چکے ہیں، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ﴾[1] "تو کیا زمین میں نہ چلے، کہ اُن کے دل ہوں جن سے سمجھیں! یا کان ہوں جن سے سنیں! تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ وہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں!"۔ "اور دِلوں کا اندھا ہونا غضب ہے، اسی لیے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے"[2]۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾[3] "یقیناً سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں، جو بہرے گونگے ہیں، جن کو عقل نہیں"۔ یعنی نہ وہ حق سنتے ہیں، نہ حق بولتے ہیں، نہ حق کو سمجھتے ہیں، کان اور زبان وعقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے، جانوروں سے بھی بدتر ہیں؛ کیونکہ یہ دیدہ ودانستہ (جان بوجھ کر) بہرے گونگے بنتے ہیں، اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں!"[4]۔

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ٤٦.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الحج، زیرِ آیت: ۴۶، صـ۶۲۷۔

(۳) پ۹، الأنفال: ۲۲.

(۴) "تفسیر خزائن العرفان" پ۹، الاَنفال، زیرِ آیت: ۲۲، صـ۳۳۸۔

لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتِ عقل سے فائدہ اٹھائیں، ہمیشہ حق سنیں، حق بولیں اور حق کو سمجھنے کی کوشش کریں، فحاشی و بے حیائی، غفلت و سُستی، تکبُر، رِیاکاری، اور فضول لڑائی جھگڑوں سے بچیں، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کریں، ہر کام میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شدید پکڑ سے ڈریں، اور اپنی آخرت کی فکر کریں!!۔

عذابِ الٰہی کی وعید

عزیزانِ مَن! عقل کا دُرست استعمال عذابِ الٰہی سے بچاتا ہے، جو لوگ اپنی عقل کا صحیح اور مثبت استعمال کر کے، حق و باطل میں تمیز (فرق) نہیں کرتے، انہیں عذابِ الٰہی کا سامنا کرنا پڑے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾[1] "عذاب اُن پر ڈالتا ہے جنہیں عقل نہیں!"۔

دنیا وآخرت میں کامیابی کا راز

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمیں چاہیے کہ صحیح اور غلط کی پہچان، اور حق و باطل میں فرق کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ، نعمتِ عقل کا دُرست استعمال کریں، قرآن وسنّت کے اَحکام کو بجالائیں، نماز روزہ کی پابندی کریں، فہم، اِدراک اور بصیرت میں اضافہ کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور ہمیشہ دعاگو رہیں، کفر، شرک اور گمراہ کرنے والے اَفعال واَفکار سے بچیں، شراب نوشی، سُود خوری، ملاوَٹ اور دیگر حرام ذرائعِ آمدَن سے بچیں، اپنے دل میں آخرت کا خوف پیدا کریں، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کریں، ذکرِ الٰہی سے اپنی زبان کو تر رکھیں، اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہرگز غفلت نہ برتیں، تخلیقِ کائنات میں غور وفکر کر کے اللہ ربّ العالمین کی نشانیوں کو تلاش کریں۔

---

(۱) پ۱۱، یونس: ۱۰۰.

صراطِ مستقیم پر چلیں، تزکیۂ نفس کے ذریعے اپنے ظاہر و باطن کی اِصلاح کریں، اپنے اَقوال واَفعال میں تضاد کو دُور کریں، سچا پکا مسلمان بنیں، حضور نبیٔ کریم ﷺ کی سنّتوں پر عمل کریں، اپنی سیرت و کردار میں بہتری اور پختگی لائیں، حضور جانِ عالم ﷺ کی عزّت و ناموس پر پہرہ دیں، عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حفاظت کریں، حضور ﷺ کے دین کو تخت پر لانے کے لیے عملی طَور پر جدوجہد کریں، یہود ونصاریٰ اور قادیانیوں کی اِسلام مخالف سازشوں سے باخبر رہیں، دَجّالی میڈیا کے علماء مخالف پروپیگنڈہ پر ہرگز کان نہ دھریں، اور اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیں، کہ عقلمندی کا یہی تقاضا ہے۔ یقین کریں اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو دنیا کے ساتھ ساتھ، ہماری آخرت بھی سنوَر جائے گی!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نعمتِ عقل سے وافر حصّہ عطا فرما، وعظ و نصیحت سننے اور حق بات اپنانے کی توفیق مرحمت فرما، حق کو باطل سے ممتاز کرنے کی صلاحیت عطا فرما، کفر و شرک اور بد مذہبی وگمراہی کے طوق سے بچا، ہمارے دِلوں میں اپنا خوف پیدا فرما، آخرت کے لیے تقویٰ و پرہیز گاری کا توشہ جمع کرنے کی توفیق عنایت فرما، ہمیں لڑائی جھگڑوں اور باہمی اختلافات سے بچا، سچا اور باعمل مسلمان بنا!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.